

محامدہ

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قاسمی برساتی
حصہ دامت

صاحبزادہ وجائشین سلطان العارفين حضرت

شاہ صوفی غلام محمد صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمن محمود



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجاہدہ

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قادیان برکات آباد صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجائشین

سلطان العارفين حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمن محمود

۱۹-۴-۲۸۱/۸/۳۹/۱، صالحین کالونی، نواب صاحب کدہ، حیدرآباد-۵۳

تفصیلات کتاب

- نام کتاب : مجاہدہ
مرتب : حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن قادری بریلوی
صفحات : ۲۴
تعداد اشاعت : ایک ہزار
طبع دوم : ۲۰۰۸ء - ۱۴۲۹ھ
کتابت : شکیکین کتب پوزناگ، بنگلہ دیش
طباعت : عائشہ الفنیٹ پرنٹرز
روبرولک پیٹ فار اسٹیشن، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ،
حیدرآباد۔ فون: 9391110835, 9346338145
قیمت : 12/- روپے

بہ اہتمام

حافظ مولوی فضل الرحمن محمود

۱۹-4-281/A/39/1، صالحین کالونی، نواب صاحب کمرہ، حیدرآباد-۵۳

پیش لفظ

دین کا کام مجاہدے کے بغیر نہیں چلتا۔ دنیوی کاموں کیلئے کوشش، دوڑ دھوپ، ریاضت و مجاہدہ روزی کیلئے، اسباب زندگی کیلئے راحت کی چیزوں کیلئے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔

والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے تھے:

ہم سب کا مشاہدہ ہے کہ تعمیر کے سلسلہ میں اینٹ، لکڑی اور پتھر وغیرہ فراہم کئے جاتے ہیں۔ اینٹ اور پتھر کی تیاری مستقل توجہ اور محنت سے کی جاتی ہے۔ تیار ہونے کے بعد ان کو غور سے دیکھئے۔ ان میں سے ہر ایک کے چھ پہلو نظر آئیں گے۔ جب تک چھ پہلو ترشے ہوئے نہ ہوں تعمیر کے استعمال کے قابل اینٹ ہے نہ پتھر۔ اگر پہلو مکمل ہے تو تعمیر میں دیر نہیں لگتی۔ ان کے پہلو ٹھیک نہ ہوں تو دیواریں اٹھانا اور تعمیر مشکل۔ ہم نے دو مثالیں دیں اسی طرح بہت سی چیزوں پر آپ غور فرمائیں۔

لیکن عرض کرنا یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں جس انسان کیلئے پیدا کی گئیں، بنائی گئیں، تراشی گئیں وہی انسان بے ڈھنگا ہے؟

جس طرح چیزوں کے چھ پہلو ٹھیک ہونے ضروری ہیں اس سے بھی

زیادہ اہمیت انسانی زندگی کے چھ پہلو درست ہونا ضروری ہے۔ وہ چھ پہلو یہ ہیں:

(۱) عقائد (۲) عبادات (۳) معاملات

(۴) اخلاق (۵) ذکر (۶) فکر

مجھے شش جہت تراشا تو ہوا ہوں میں نگینہ

اوصاف حمیدہ اور صفات رزیلہ کی قسموں میں سے دو کا تذکرہ فرمایا:

(۱) اچھا وصف سچ اور سچائی ہے۔ یہ وصف ہم میں آجائے اور دھوکہ نکل

جائے بالخصوص زبان کی نگرانی، احتیاط اور حفاظت لازم ہے۔ مگر ہم زبان کو پاک

نہ کر سکے تو پھر دل، روح اور ذات کو کیسے پاک کر سکتے ہیں؟ نفس کا تزکیہ، قلب کا

تصفیہ..... روح کا تجلیہ اور سر کا تخلیہ کیسے ہو سکتا ہے؟

سچ کی دنیا میں امامت سچ ہے دنیا کا امام

ایک مذموم صفت جو عام ہو گئی ہے وہ حُب دنیا، جو ساری بُرائیوں کی جڑ

ہے اور ایک ہے ریاء جو ایک درجہ کا شرک ہے۔

بہر کیف رزائل کے دور ہونے اور صفات حمیدہ سے دل و روح کے مزین

ہونے کے لئے مجاہدہ ضروری ہے اس کے لئے اہل اللہ سے رابطہ لازمی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس راستے کی سمجھ عطاء فرمائے۔

محمد کمال الرحمن قاسمی

صاحبزادہ وجائشین

عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

مجاہدہ

مجاہدہ کے معنی

مجاہدہ لفظ جُہْد سے بنا ہے جس کے معنی مشقت اور کوشش کے آتے ہیں۔ جہاد بھی اسی سے ہے۔

جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ جہادِ اصغر، جہادِ اکبر۔ جہادِ اصغر۔ وہ جہاد بالکفار کہلاتا ہے۔ اعدائے اسلام سے ہوتا ہے۔ وہ ایک علیحدہ، مستقل اور تفصیلی مضمون چاہتا ہے۔ یہاں ہم اس سے الگ جہاد بالنفس اور جہادِ اکبر کی علمی اور تحقیقی تفصیل پیش کرنا چاہتے ہیں۔

”مجاہدہ“۔ صوفیہ کی اصطلاح میں

شریعت کے حکم کی تعمیل نفس پر گراں گزرتی ہے اور یہ کلفت کا پہلو ہے، اس لئے دینی احکام کو احکام تکلیفیہ اور جس پر احکام لاگو ہوتے ہیں اسے مکلف کہا جاتا ہے۔

مجاہدہ کا حکم قرآن میں

فرمایا گیا ہے: جَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ: یعنی راہِ حق میں کما حقہ مجاہدہ کرو اور دوسری طرف فرمایا گیا: وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ضرور ہم انھیں ہمارے راستے دکھاتے ہیں۔

اصل مجاہدہ

مجاہدہ مبتدی اور منتہی دونوں طرح کے سالک کیلئے ضروری ہے کیونکہ نفس و شیطان سیدھے راستے سے ہٹا کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے نفس و شیطان کی مخالفت اصل مجاہدہ ہے۔

نفس کے تقاضے

نفس کے تقاضے مجموعی حیثیت سے تین طرح کے ہیں۔

ایک وہ جو یقینی طور پر محمود ہیں۔ جیسے عبادات، معاملات۔

دوسرے وہ یقینی طور پر مذموم ہیں جیسے محرمات و ممنوعات شرعیہ۔

تیسرے وہ جو نہ محمود ہیں نہ مذموم جیسے مباحات وغیرہ۔

احکام

پہلی قسم پر عمل کرنا ضروری ہے دوسری قسم پر عمل نہ کرنا ضروری ہے، تیسری قسم کے اعمال میں شیخ طریقت اور رہبر طریق سے رجوع مناسب ہے۔

ایک اور تعبیر

نفس کے مطالبات دو طرح کے ہیں۔ (۱) حقوق (۲) حظوظ۔ حقوق کو

باقی رکھنا اور ان کے تقاضے کو پورا کرنا ضروری ہے اور حظوظ کو فنا کرنا مجاہدہ ہے۔

ارشادِ ربّانی ہے: وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہمارے قرب کیلئے جدوجہد کرتے ہیں ہم اُن کو اپنے قرب کی طرف لے جاتے ہیں۔

روایتِ بیہمیؒ

امام بیہمیؒ نے اپنی سنن میں حضرت فضالہ بن عبیدرضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حقیقی جہاد: الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسِهِ فِي اللَّهِ۔ مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کیلئے اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔

مفہوم مجاہدہ

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے مفردات القرآن میں مجاہدہ کے بارے میں بتایا ہے الجهد والمجاهدہ استفراغ الوسع فی مدافعة العدو یعنی جہاد اور مجاہدہ دشمن کے مقابلے کیلئے اپنی پوری قوت صرف کرنے کا نام ہے۔

سورۃ حج میں ایک جگہ فرمایا گیا ہے: وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ اللہ کی راہ میں کوشش کرو جس طرح کوشش کرنے کا حق ہے اور سورۃ توبہ میں نیز دیگر کئی مقامات میں راہِ خدا میں جانی و مالی قربانیوں کو پیش کرتے اور بے حد کوشش کرنے کے احکام ہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے: وَجَاهِدْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ اسی طرح حضور ﷺ کے ارشادات میں یہ ارشاد بھی معنی خیز ہے جاهدوا اہوائکم کما تجاهدون اعدائکم۔ اپنے خواہشات سے جہاد کرو جس طرح تم اپنے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو۔

روایت حضرت جابرؓ

ایک غزوہ سے واپس ہوتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے مجاہدین سے کہا
 قدمتم خیر مقدم و قدتم من الجهاد الا صغر الی الجهاد الا کبر
 قالوا ما الجهاد الا کبر یا رسول اللہ ﷺ؟ قال مجاهدة العبد هو اہ
 یعنی تمہارا آنا مبارک تم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آئے۔ صحابہؓ نے
 پوچھا بڑا جہاد کونسا ہے فرمایا انسان کا اپنی خواہش نفسانی سے جہاد کرنا بڑا جہاد ہے۔

اقوال در باب مجاہدہ!

☆ حضرت ابو عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ گمان کیا کہ بغیر
 مجاہدہ کے اس کو مقام حاصل ہو گیا ہے وہ غلطی پر ہے۔

☆ حضرت ابو علی دقاقؒ نے کہا ہے کہ جس نے ظاہر کو مجاہدے کے ساتھ مزین
 کرتا ہے وہ باطن کو مشاہدہ کے ساتھ عمدہ بناتا ہے۔

☆ امام برکونیؒ کا ارشاد ہے کہ نفس مجاہدہ اور ریاضت سے ترقی کرتا ہے۔ وصول
 الی اللہ کے تمام مراحل میں مجاہدہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

☆ شیخ ابو علی دقاقؒ کے ارشادات میں یہ بات ملتا ہے جو مجاہدہ نہیں کرتا وہ
 طریقت سے بہت دور ہے۔

☆ شیخ ابن الفارضؒ کا کہنا ہے کہ مجاہدہ سلوک کے منازل میں بنیادی شرط ہے
 مجاہدہ کہ معنی کوشش اور محنت کرنے کے آتے ہیں جہاد کے معنی لڑائی کے نہیں
 بلکہ محنت اور کوشش کرنے کے ہیں۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اعمال و اخلاق
 کے درست کرنے کا نام ہے۔

☆ حضرت بہاء الدین نقشبندی سلسلے کے ایک امام حضرت بہاء الدین کہتے ہیں کہ قرب خداوندی کا قریب ترین راستہ مخالفت نفس ہے۔

ارشادِ مجدد الف ثانیؒ

☆ سلوک کی شرط اول مخالفت نفس ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامیؒ ترتیب وصل سمجھاتے ہیں اور اصولی بات فرماتے ہیں۔ اشارہ حق پاتے ہیں نفسانی خواہشات چھوڑ دالہ تک پہنچو مکاشفۃ القلوب میں امام غزالیؒ نے حضرت کعب احبارؒ سے ایک روایت نقل فرمائی جس میں مجاہدہ کا ایک زبردست انعام بتایا گیا۔ اللہ نے سبزموتی کا ایک محل پیدا فرمایا اس میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار کمرے ہیں اس میں وہی آدمی آئے گا جس کے سامنے حرام پیش کیا گیا اور وہ مجاہدہ کے ذریعہ صرف اللہ کے ڈر سے اسے چھوڑا ہو۔ مقصود اصلی تک رسائی کے دو بڑے اجزاء ہیں۔ ایک کو عمل کہتے ہیں۔ دوسرے کو شمرہ اور پھل اور نتیجہ کہلاتا ہے عمل کو اولیاء طریقت کہتے ہیں۔ جس میں کچھ چیزیں وہ ہیں جن کو کرنا حاصل کرنا اور پانا پڑتا ہے ان کو جلیبی اعمال کہتے ہیں اور بعض چیزیں وہ ہیں جنہیں چھوڑنا پڑتا ہے بچنا پڑتا ہے جن کو سلیبی اعمال کہا جاتا ہے۔

جن اعمال کو حاصل کرنا پڑتا ہے ان میں کے چند اہم یہ ہیں:

- (۱) توحید (۲) سنت (۳) صدق (۴) توبہ (۵) اخلاص (۶) محبت
- (۷) توکل (۸) زہد (۹) دعا (۱۰) شکر (۱۱) صبر (۱۲) تقویض (۱۳) تسلیم
- (۱۴) قناعت (۱۵) فنا (۱۶) بقاء (۱۷) فنا الفنا (۱۸) رضا (۱۹) استقامت

(۲۰) سنت (۲۱) تواضع (۲۲) خوف (۲۳) رجا (۲۴) انس (۲۵) شوق
 (۲۶) تفکر (۲۷) تبلیغ (۲۸) خشوع (۲۹) رضا (۳۰) حسنه (۳۱) یاد
 (۳۲) یافت و شہود حق (۳۳) یافت و شہود خلق و حق (۳۴) اوصاف محمودہ
 (۳۵) ملکات فاضلہ (۳۶) اعمال صالحہ۔

وہ اوصاف ذمیمہ اور صفاتِ رذیلہ جن سے اپنے کو پاک کرنا ضروری ہے۔

(۱) حرص (۲) لمبی اُمید (۳) جھوٹ (۴) غصہ (۵) حسد (۶) بخل
 (۷) ریا (۹) غرور، تکبر (۹) خود پسندی (۱۰) بد نظری (۱۱) عشق مجازی
 (۱۲) خود بینی (۱۳) کینہ (۱۴) حُب جاہ (۱۵) حُب مال (۱۶) حُب دنیا
 (۱۷) خواہش نفسانی (۱۸) کفر (۱۹) نفاق (۲۰) ارتداد (۲۱) بدعات
 (۲۲) فسق (۲۳) فجور (۲۴) معصیت (۲۵) غفلت (۲۶) سیئہ
 (۲۷) اثم (۲۸) عدوات۔

ان اعمال مذکورہ پر عمل سے اور سلبی اعمال کے اجتناب سے دو طرح کا
 ثمرہ سامنے آتا ہے۔ ایک بندہ کی اپنی محنت اور مجاہدے سے بفضل الہی عبدیت
 کا ملنا اور دوسرا ثمرہ اور اصل نتیجہ جو منجانب اللہ مرتب ہوتا ہے وہ خدا کی خوشنودی
 اور رضاء الہی ہے پھر اس مقصود کے حصول کے ضمن میں بہت سی چیزیں پیش آتی
 ہیں اگرچہ مقصود نہیں غیر مقصود ہیں مگر بہ اس ہمہ ان مجاہدات میں متعلق ہوتی ہیں
 ان میں سے بعض ذرائع کہلاتی ہیں جو ذریعہ کی جمع ہے جو مقصود تک پہنچنے کا سبب
 ہے اور ذریعہ ہے مقصود نہیں۔ وہ ذرائع دو قسم کے ہوتے ہیں بعض ذرائع مُعَدَّہ
 یعنی مقصود کیلئے تیار کرنے والے اسباب جیسے کم کھانا، کم سونا، کم بات کرنا، لوگوں
 سے کم ملنا، ان کو بطور نام یوں کہہ سکتے ہیں۔

(۱) قلت کلام (۲) قلت اختلاط مع الانام (۳) قلت طعام (۴) قلت منام۔ ان تمام چیزوں کی تفصیلات امام غزالیؒ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں اور بعض ذرائع وہ ہیں فاعلہ کہلاتے ہیں۔ یہ اسباب اعمال ہیں۔ ان میں بعض افعال ایسے ہیں جو خطرات سے دور ہیں اور بعض افعال وہ اعمال ہیں جن میں احتمالات و خطرات لگے ہوتے ہیں۔

جن میں خطرات نہیں ان کے تین اہم نام ہیں۔

(۱) ذکر (۲) شغل (۳) مراقبہ۔ اور وہ چیزیں جن میں جزوی افادیت مگر خطرات کے ساتھ جن میں تصور شیخ۔ اور سماع وغیرہ ہیں۔ آج کے اس نازک دور میں ان خطرات والی چیزوں سے بچنا ہی بہتر ہے۔

اور وہ ذرائع اور اسباب اور وہ وسائل جو موصل الی الحق ہیں اپنے اکابر نے بنیادی طور پر دو قسموں میں منقسم کیا ہے۔ ایک عرفان نفس، دوسرے عرفان حق، عرفان نفس باعتبار فقر و امانت فقیر اور امین ہونے کی حیثیت سے بندے کی پہچان ہے اور عرفان حق بایں طور کہ وجود کیا ہے اور توابعات وجود کیا ہیں اور یہ بات سے بھی قریب قریب سبھی اہل علم واقف ہیں مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ یعنی جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا تو گویا عرفان حق عرفان نفس پر موقوف ہے۔ حصول مقصود کیلئے جن چیزوں کا ذکر کیا گیا وہ ذرائع تھے اور وہ چیزیں مقصود نہیں لیکن دوران حصول مقصود بطور توابع پیش آتی ہیں ان میں سے کسی چیز کا پیش آنا ضروری نہیں ہے۔ عموماً پیش آ جاتی ہیں۔ ان میں بہت سی چیزیں وہ ہیں جن میں ضرر کا احتمال ہے اور بہت سی چیزیں وہ ہیں جن میں ضرر اور نقصان کا احتمال نہیں۔

وہ چیزیں جن میں کچھ احتمالات ہیں اُن میں چند اہم یہ ہیں۔

(۱) مشاہدہ (۲) کرامت (۳) قبض

(۴) بسط (۵) تصرف (۶) استغراق

(۷) کشف کونی (۸) کشف الہی (۹) وحدۃ الوجود مع السكر

اور وہ چیزیں جن میں ضرر اور نقصان کا کوئی احتمالات نہیں اُن میں سے چند اہم یہ ہیں۔

(۱) فراست (۲) وحدۃ الوجود (۳) فنا

(۴) بقا (۵) الہام (۶) قبولیت دُعا

(۷) رویائے صالحہ (۸) وجد وغیرہ۔

اور اس راستہ کے موانع بھی بے شمار ہیں لیکن چند اہم رکاوٹیں یہ ہیں۔

(۱) حسن پرستی (۲) عجلت پسندی (۳) مخالفت سنت

ذکر کے معنی یاد رکھنا اس کا مقابل نسیان یعنی بھول جانا ہے یاد رکھنا دو

طرح پر ہے۔

(۱) ذکر صوری (۲) ذکر حقیقی

ذکر صوری زبان سے یاد کرنے اور نام لینے کے ہیں اور ذکر حقیقی ادائے

حقوق کا نام ہے اور صرف زبان سے اللہ کو یاد کرنے کو ذکر لسانی کہتے جو ذکر کامل

کا ایک فرد ہے اور ذکر حقیقی دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک حقوق اللہ کی ادائیگی دوسرے

حقوق العباد کی ادائیگی اور یہ ذکر لسانی، ذکر قلبی، ذکر رومی، ذکر خفی و اخفی سے مقصود

اس کے مدلول کا رسوخ فی القلب ہے اور رسوخ کے لئے تکرار بہت مفید ہوتا ہے ذکر کے بارے میں کچھ ضروری تفصیل ہمارے دوسرے کتابچہ سکون دل حاصل کرنے کا روحانی طریقہ میں موجود ہیں۔ دیکھا ہوگا اور مزید دیکھا بھی جاسکتا ہے۔ ذکر نفی اثبات، ذکر اسم ذات، ذکر دوازدہ، تسبیح ذکر عمومی ذکر خصوصی ہماری کئی مجالس میں آپ نے سنی اور سمجھی ہوں گی۔

اذکار کی کثرت سے ذوق، شوق، محبت، انس، ہیبت وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ انکشافات بھی ہوتے ہیں اور کچھ امور غیبیہ بطور واردات پیش آتی ہیں۔

اشغال

اشغال شغل کی جمع ہے خاص مقصد کو پیش نظر رکھ کر کسی چیز کی طرف نگاہ جما کے دیکھنے اور ذہن کو ایک طرف مکمل توجہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ اس کا منشاء یکسوئی ہے، پراگندہ خیالی دور ہو اور تشویش افکار دور ہو اور انتشار خیال دفع ہو۔

فکر و ذہن کی یکسوئی، اور جمع خاطر کیلئے کئے جانے والے اسباب مقصود بالذات نہیں۔ اگر کوئی چیز کسی دوسرے فرقے کا مذہبی شعار نہ ہو اور قومی شعار نہ ہو صرف تدبیر کے درجہ میں بعض اسباب اختیار کئے جائیں تو اس کی اجازت ہوگی جس طرح غزوہ خندق کے موقع پر خندق کا کھودنا وہ کسی مذہبی اور قومی شعار کے درجہ کی چیز نہیں تھی۔ صرف تدبیر و انتظام کی خاطر اہل فارس کے ہاں کی ایک تدبیر حضرت سلمان فارسیؓ کے ایماء و مشورہ اور تدبیر کے درجہ کی چیز تھی تو اس کی حضور ﷺ نے اجازت دی۔ اس طرح بعض حضرات نے شغل جس دم اور شغل اتحاد اور سلطان الازکار وغیرہ کی تدبیر بتائی۔

پاس انفاس

پاس انفاس اس کو کہتے ہیں کہ سانس کے ذریعہ ذکر کیا جائے، زبان کو حرکت دیئے بغیر اس طرح کے اندر جانے والی سانس میں اللہ اور باہر آنے والی سانس میں ہو کہا جائے ابتداء چند منٹ سے کرے رفتہ رفتہ چند چند منٹ کا اضافہ کرتا رہے اور اس قدر مشق ہو کہ چلتے پھرتے سوتے جاگتے خود بخود جاری ہو جائے۔ سانس سے ذکر کو پاس انفاس کہتے ہیں۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کلبیؒ اور دیگر مشائخ کے اسم ذات اللہ کا ذکر بھی ہے اور کلمہ طیبہ کا بھی ہے۔ پاس انفاس کیلئے کسی کام سے مزاحمت نہیں ہے۔ دوسرا کام کرتے ہوئے بھی انجام دیا جاسکتا ہے۔ صرف دھیان کی ضرورت ہوتی ہے۔

پہلے مرحلے میں

صبح و شام استغفار کی ایک ایک تسبیح۔

صبح و شام سوم کلمہ کی ایک ایک تسبیح۔

صبح و شام درود شریف کی ایک ایک تسبیح۔

یہ سب پڑھ کر درود شریف ۱۱ بار پڑھ کر حضور ﷺ اور مشائخ کو ایصال

ثواب کرے۔

بارہ تسبیح کا ذکر

شروع میں بھی کر سکتے ہیں اور آخر میں بھی کر سکتے ہیں۔

دوسرے مرحلے میں

ضرب و جہر کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی دو تسبیح۔

چار تسبیح

لا الہ الا اللہ کی

چھ تسبیح

اللہ اللہ کی

ایک تسبیح

اللہ کی

یا حی یا قیوم کی ایک تسبیح

لا الہ الا اللہ کے ذکر کے وقت اللہ ہی کی مالکیت کا تصور۔

لا الہ الا اللہ کہتے وقت اللہ ہی کی فاعلیت کا تصور۔

اللہ اللہ کہتے وقت اللہ ہی کے موصوف بہ صفات کمال ہونے کا تصور۔

یا حی یا قیوم کے ذکر کے وقت مرجع حیات و قیام وجود باری کے اصطلاحی

وحدۃ الوجود کے تصور کے ساتھ ذکر کرنا ہے۔

مجاہد کے دو دائرے ہیں: (۱) اجمالی مجاہدہ (۲) تفصیلی مجاہدہ

اجمالی مجاہدہ

یعنی اوامر حق کی تعمیل جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، قربانی کی ادائیگی وغیرہ

اور لوہی سے اجتناب یعنی منہج کی ہوئی چیزوں سے بچنا جیسے چوری، جھوٹ وغیرہ۔

تفصیلی مجاہدہ

اس میں صفاتِ رذیلہ کو دور کر کے صفاتِ حمیدہ حاصل کرنے کی بھرپور

کوشش کی جاتی ہے جس کی وجہ سے مختلف احوال پیش آتے ہیں۔

اجمالی مجاہدے کے سببی اُصول چار ہیں: (۱) قلت طعام
(۲) قلت کلام (۳) قلت منام (۴) قلت اختلاط مع الانام

اسباب مجاہدہ

فرمایا آج کے دور میں مسلمان اس ایک بات کی پابندی کر لیں تو تکلیل طعام کا مجاہدہ ہو جائے گا اور مقصد حاصل ہو جائے گا۔ کھاتے کھاتے درمیان میں ایک مرحلہ ایسا آتا ہے درمیان میں تردد ہوتا ہے کہ اب اور کھاؤں یا نہیں تو بس اس وقت کھانا چھوڑ دو منشاء پورا ہو جائے گا۔ تکلیل کلام کا مجاہدہ اس لئے کہ زبان سے بہت سے گناہ ہو جاتے ہیں اور بعض روایتوں سے حفاظت زبان نہ ہونے کی وجہ سے جہنم میں جانے کی وعیدیں مذکور ہیں۔

اس لئے اسباب میں سے ایک سبب ریاضت و مجاہدہ تکلیل کلام کا ہے اور ایک مجاہدہ تکلیل منام کا ہے اس دور میں طبیعت کی مناسبت سے حکماء نے اور مرتبی بزرگوں نے چھ گھنٹے آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے اور ایک مجاہدہ لوگوں سے کم میل جول رکھنا یعنی بلا ضرورت تعلقات نہ بڑھائیں۔ اپنے اوقات کا صحیح استعمال کریں۔

ارشاد حکیم الاسلامؒ

حضرت حکیم الاسلامؒ نے فرمایا مجاہدہ، مشاہدہ مراقبہ ایک دو جملوں ہی میں مندرج ہیں۔ ایک حدیث ہے جس کو حدیث جبرئیل کہا جاتا ہے۔ اور اُم الاحادیث بھی اُس کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اِنَّ تَعَبُدَ اس سے اشارہ مجاہدے کی طرف ہے یعنی نماز میں مجاہدہ ہو اغیار سے مقابلہ ہو کہ نماز میں صرف حق تعالیٰ

شانہ کی ذات بابرکت سامنے ہے بقیہ ساری چیزیں نگاہوں سے بھی اور دل سے بھی نکل جائیں۔ مجاہدہ میں غیروں کا نکال کر ایک کو بٹھایا جاتا ہے اور گناہِ کَرَامَہ سے اشارہ ہے مشاہدہ کی طرف یعنی حق تعالیٰ کی ذات کی اس طرح سے تصور باندھو کہ وہ تصور میں حاضر و ناظر معلوم ہوں۔ جب خدا کی ذات عابد کے سامنے ہوگی تو عبادت کر رہا ہے۔ وہ سامنے ہوگی تو دل ادھر ادھر بہکے گا نہیں اور بندگی میں لطف آئے گا۔ بندہ اپنی عاجزی اور نیاز مندی پیش کرے گا اور دل میں خلوص پیدا ہوگا۔ نام و نمود اور ریا کاری سے قلب پاک ہو جائے گا۔ فَاِنَّہٗ یَسْرَاکَ سے اشارہ ہے مراقبہ کی طرف یعنی نماز کے اندر یہ مراقبہ ہو کہ اگرچہ ہم ان کو نہیں دیکھ رہے ہیں ہمارا آنکھوں میں ان کو دیکھنے کی طاقت پیدا نہیں ہوئی لیکن دل ہی دل میں ہم تصور جمالیں کہ وہ ہمارے سامنے ہے۔ تصوف کی بنیادوں میں یہ تین بنیادیں اہم ہیں۔ یعنی مجاہدہ و مشاہدہ و مراقبہ۔ ان کے ذریعہ قلبی کیفیات درست ہوتی ہیں۔ یعنی قلب کے اتار چڑھاؤ اور اس کے خطرات ان سے نکل جاتے ہیں اس لئے صوفیاء حضرات نے ان کو اپنایا ہے اور ان پر کافی محنتیں خود کی ہیں اور اپنے مریدین کو کرائے ہیں۔ یہی حدیث ان بنیادوں کی دلیل ہے۔ ان حضرات کا کوئی عمل بھی حدیث و سنت کے خلاف نہیں ہوتا ان کی نظریں قرآن و حدیث کے حقائق و معارف کی طرف پہنچتی ہیں اور وہ حضرات اس کے فنکار ہیں۔

مجاہدے کی دو خاص قسمیں: (۱) مجاہدہ اختیاریہ (۲) مجاہدہ غیر اختیاریہ
 اس میں پہلی قسم کی توضیح یہ ہے کہ اپنے اختیار و کوشش سے لذات کی تقلیل اور مخالفت نفس کر کے مقصد کی طرف بڑھتے رہنا مجاہدہ اختیاریہ کہلاتا ہے۔

دوسری قسم کی وضاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو کسی آزمائش اور مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ اس ابتلاء میں کامیاب ہونے اور صبر کرنے پر اجر دیتے ہیں اور اپنی رضا سے نوازتے ہیں۔ یہ مجاہدہ غیر اختیار یہ اور اضطرار یہ کہلاتا ہے۔

مجاہدے کی تقسیم کا ایک اور پہلو

(۱) مجاہدہ نفسی (۲) مجاہدہ جسمانی۔

(۱) نفس کی خواہش کو مغلوب کر کے حکم شرع کو غالب رکھنا مجاہدہ نفسی ہے۔

(۲) اور جسم کو طاعات اور عبادات میں بالقصد لگائے رکھنا مجاہدہ جسمانی ہے۔

تفصیلی مجاہدہ

اس میں امراضِ قلبی اور باطن کی رذیل صفات کو دور کرنے کی کوشش اور صفاتِ حمیدہ حاصل کرنے کی سعی ہے گویا اس کی دو بڑی قسمیں ہیں (۱) اخلاق حمیدہ کی تحصیل اور اس کا طریقہ (۲) اوصافِ زمیمہ سے اجتناب کا طریقہ اوصافِ حمیدہ کے تفصیلی عنوانات حسب ذیل ہیں۔

- (۱) تفکر (۲) توبہ (۳) دعا (۴) توحید (۵) توکل (۶) تواضع
- (۷) قناعت (۸) یقین (۹) ایثار (۱۰) زہد (۱۱) ورع (۱۲) ذکر
- (۱۳) خشوع (۱۴) شوق (۱۵) اخلاص (۱۶) خوف (۱۷) رجا (۱۸) انس
- (۱۹) محبت (۲۰) ادب (۲۱) صدق (۲۲) تقویٰ (۲۳) فقر (۲۴) تقویٰ
- (۲۵) مراقبہ (۲۶) محاسبہ (۲۷) تبلیغ (۲۸) رضا (۲۹) صبر (۳۰) شکر
- (۳۱) قرب (۳۲) جمع (۳۳) فرق (۳۴) غیبت (۳۵) حضور (۳۶) سکر

(۳۷) صحو (۳۸) تجرید (۳۹) تفرید (۴۰) حیرت (۴۱) عبودیت
(۴۲) معرفت (۴۳) استقامت (۴۵) فنا (۴۶) بقا وغیرہ۔

اوصاف حمیدہ اور اوصاف رذیلہ کا اجمال

ان اوصاف و احوال مذکورہ میں سے پھر منتخب کر کے محققین نے نو چیزوں کی خصوصی تعلیم دی جس کو ایک رُباعی میں بیان کیا گیا ہے۔

خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم
نہہ چیز بہ نفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

ترجمہ:- اگر تو منزل قرب میں رہنا چاہتا ہے تو اپنے نفس کو ۹ باتوں کی تعلیم دے۔

(۱) صبر (۲) شکر (۳) قناعت (۴) علم (۵) یقین
(۶) تفویض (۷) توکل (۸) رضا (۹) تسلیم

اوصاف ذمیمہ کے اہم عنوانات حسب ذیل ہیں:-

(۱) شہوت (۲) آفات لسان (۳) غضب (۴) حقد (۵) حسد
(۶) کُحْ دنیا (۷) حرص (۸) حب جاہ (۹) ریا (۱۰) عُجْب (۱۱) غرور۔

پھر خاص طور پر دس چیزوں سے اپنے کو پاک و صاف کرنے کی ہدایت دی گئی ہے جن کو ایک رُباعی میں بیان کیا گیا ہے۔

خواہی کہ شود دل تو چوں آئینہ
دہ چیز بروں کن از دروں سینہ

حرص و اہل غضب و دروغ و غیبت

بخل و حسد و کبر و ریا و کینہ

ترجمہ:- اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل آئینہ کی طرح ہو جائے اپنے سینے کے اندر سے
دس چیزیں نکال دے۔

(۱) حرص (۲) خواہش (۳) غصہ (۴) جھوٹ (۵) غیبت (۶) کنجوسی

(۷) حسد (۸) ریا (۹) کبر (۱۰) کینہ

مجاہدے کے اُصولی ۴ درجے

اہل معرفت نے سمجھایا ہے کہ علم باطل پر علم حق کو غالب کرنے کا نام مجاہدہ ہے۔
مجاہدہ کے اُصولی چار درجے ہیں۔ (۱) مجاہدہ فی الآثار (۲) مجاہدہ فی
الافعال (۳) مجاہدہ فی الصفات (۴) مجاہدہ فی الذات۔

مجاہدہ فی الآثار

اس درجہ میں اپنی مالکیت کی نفی کرتا ہے اور حق تعالیٰ کی مالکیت کا اثبات
کرتا ہے۔ یہ شریعت کے پہلے درجے منزل ناسوت کا مجاہدہ ہے۔

مجاہدہ فی الافعال

اس میں اپنے افعال کی نفی اور حق تعالیٰ کے فاعل حقیقی اور خالق فعل
ہونے کا اثبات کرتا ہے۔ یہ منزل ملکوت اور درجہ طریقت کا مجاہدہ کہلاتا ہے۔

مجاہدہ فی الصفات

اس میں اپنے صفاتِ کمال کی نفی کر کے اللہ کو صفاتِ کمال سے موصوف

ثابت کرنا ہے۔ یہ منزل جبروت راہِ حقیقت کا مجاہدہ ہے۔

مجاہدہ فی الوجود

اس میں اپنی ذات سے موجود ہونے کی نفی کر کے اللہ کے موجود بالذات ہونے کا اثبات کرنا ہے۔ یہ منزل لاہوت راہِ معرفت کا مجاہدہ کہلاتا ہے۔

عام اصول مجاہدہ یہ ہے کہ علم باطل پر اَسْتَغْفِرُ اللہ اور علم حق پر الحمد للہ کہتا رہے۔ علم حق کے تقاضے پر عمل کرتا رہے۔

مجاہدات اور ان کے اثرات

مجاہدہ آثاری

مجاہدہ کی پہلی منزل میں اللہ ہی کو مالک حقیقی سمجھ کر اور اپنے کو مملوک جان کر مالک کی فرمانبرداری کرتا رہے اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ حزن و ملال اور فرح و فخر دونوں دل سے نکل جاتے ہیں۔ یہ تاثر آیت ”لِغَىٰ لَا تَأْسُوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا آتَاكُمْ“ (تم کسی چیز پر رنجیدہ مت ہو جو تم سے فوت ہو جائے اور مت اتراؤ اس چیز پر جو تمہیں ملے) سے سمجھا گیا اور لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ سے بھی اس مفہوم کو پایا جاسکتا ہے۔ حزن و ملال اور خوشی دراصل اس بات سے وابستہ ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو ”میرا“ سمجھے یعنی مالکیت کا احساس ہو دیکھئے کسی جیب سے نوٹ نکل گئی تو غم نہیں ہوا ”میرا“ نوٹ نکل گیا تم غم شروع ہو جاتا ہے اصل بات یہ ہے کہ خدا کی مالکیت کا شعور باقی نہ رہا اس لئے یہ سب حیرانی ہوئی۔

دوسرا مجاہدہ افعال ہے اس میں خدا کے فاعل حقیقی ہونے کا مسلسل شعور

رکھنا ہے کہ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ کا خوب خوب استحضار رکھنا ضروری ہے۔ اس شعور کا خصوصی فائدہ یہ ہوگا کہ رضا بالقضاء حاصل ہوگی۔ یعنی تقدیر سے راضی رہنا اس کا حال ہو جائے گا اس کے فیصلے پر راضی رہنے کو ایک مثال سے سمجھئے۔

اگرچہ مثال کا نہ نہیں ہے مگر تمثیل قریب الفہم ہے۔ آپ اندھیرے میں ہیں۔ ایک صاحب نے زور سے طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ اس سے بدلہ لینے کیلئے بے چین ہیں۔ اتنے میں روشنی آئی تو معلوم ہوا کہ مارنے والے والد ماجد تھے یکدم انتقام لینے کا جذبہ ٹھنڈا پڑ گیا کیونکہ مارنے والی ذات متحضر ہو گئی اور یہ بات سمجھ میں آنے لگتی ہے کہ باپ کی محبت، شفقت اور حکمت و نصیحت پر مبنی ہے تو بذریعہ مجاہدہ انفس و آفاق میں فعل حق کا مشاہدہ اور رضا بالقضاء اس مقام کا مقام بنا رہے فعل کے بعد تیسرا مرحلہ یافت و شہود و صفات کا ہے۔

ذات و صفات کا مفہوم

ذات مرجع اسماء و صفات کو کہا جاتا ہے اور صفت ظہور ذات یا صلاحیت ذات سے عبارت ہے جو موصوف میں ہوتی ہے اور صفت فعل کا باطن کہلاتا ہے اور فعل صفت کا ظاہر ہے۔

ایک کامل دوسرے ناقص، ناقص صفات کا مرجع بندے کی ذات ہے اور کامل صفات کا مرجع اللہ کی ذات ہے۔ مہماتی صفات کمال یہ ہیں (۱) حیات (۲) علم (۳) ارادہ (۴) قدرت (۵) سماعت (۶) بصارت (۷) کلام

یہ اللہ کی صفات ہیں اور مخلوق کی صفات ناقص کہلاتی ہیں۔ جو صفات کمال کی ضد ہیں۔

صفات وجودیہ کمالیہ میں

”ہے پن“ ہے اور مخلوق کی صفات ناقصہ میں ”نیں پن“ ہے۔ صفات وجودیہ میں اشتیاق ہے اور صفات ناقصہ میں احتیاج ہے۔ صفات وجودیہ کمالیہ مظہر ہیں اور صفات ناقصہ مظہر ہیں یعنی جائے ظہور ہیں۔

صفات ناقصہ

بمزلہ مکان کے ہیں اور صفات وجودیہ بمزلہ ملکین کے ہیں۔ اللہ کی چیزوں کو اپنی جاننا غصب اور شرک ہے اور اپنی چیزوں کو بھولنا غفلت و معصیت ہے۔ اب مجاہدہ یہ ہے کہ غصب اور شرک سے باز آ جائے اور غفلت و معصیت سے توبہ کرے اور یادِ حق کو غالب کرے۔

محققین صوفیاء کے نزدیک اس مجاہدہ کی ایک خاص ترتیب ہے جو ہر مرتبہ کے آدمی کے لئے جداگانہ ہے۔ مرتبہ چاہے وہ صالحیت کا ہو یا شہادت کا یا صدیقیت کا ہر ایک مرتبہ کا مجاہدہ الگ الگ ہے۔

صالحیت کے حصول کیلئے تملیکی نسبت کا استحضار ضروری ہے۔ کائنات کے ہر ذرے کا مالک اللہ ہے۔ یہ یاد ہے مالکیت الہیہ کو ذاتِ مخلوق سے اصالت منسوب کرنا غفلت ہے۔ اس غفلت پر یاد کو غالب کرنے کا نام مجاہدہ ہے۔

مرتبہ شہادت میں اللہ کو خالقِ فعل جاننا اور مخلوق کو کاسبِ فعل سمجھنا اس مرتبہ کی یاد ہے اور مخلوق کو خالقِ فعل جاننا اس مقام کی غفلت ہے۔ اس غفلت پر یاد کو غالب کرنے کا نام مجاہدہ ہے۔

مرتبہ صدیقیت میں اللہ کو صفات وجودیہ کاملہ کا مرجع بنانا یاد ہے اور مخلوق کو صفات کمال کا مرجع جاننا غفلت ہے۔ اس غفلت پر یاد کو غالب کرنے کا نام مجاہدہ ہے۔ نفس و شیطان ان راہوں میں بڑی رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں ایسے وقت ان کی مخالفت لازم ہے ورنہ مجاہدہ اور مراتب درجات سے محرومی ہو جاتی ہے۔ اس لئے نفس و شیطان کے نرغے سے بچنے کے لئے جہاں اور اسباب کی تلاش ہو سکتی ہے وہاں ایک بنیادی اور اہم سبب صحبت صلحاء اور صحبت اولیاء ہے۔

ارشاد باری ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ ہاں تو اس تیسرے مرحلہ کی بات چل رہی تھی یہاں صفات حق پر کثرت فکر کے نتیجہ میں استغراق فی الحق یہاں کا حال ہے۔

اس کے بعد آخری درجہ میں منزل یافت و شہود خلق و حق ہے۔ یہ انتہائی مقام ہے جہاں خلق و حق اپنے اپنے امتیازات کے ساتھ مشہور رہتے ہیں۔



حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمن کی قلمی برساتیں

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- احوال دل
- سرزمین دکن میں
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانی
- ایمان و احسان
- کلمہ طیبہ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- بیعت
- سورة الاخلاص
- نجات اور درجات کا راستہ
- تفسیر سورة الفاتحہ
- خود شناسی و حق شناسی
- سورة الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ہدایت اور راہ اوسط
- سیدھا راستہ
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمد
- طریقہ صلوٰۃ و سلام
- جنت
- تقلید کیا اور کیوں
- سیر انفس
- دو برکت والی راتیں
- مختصر حالات مچھلی والے کمال شاہ صاحب
- کلام غلام
- عکس جمال نعتیہ کلام
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- دینی باتاں منظوم
- الشجرۃ العالیہ
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- دواہم مدارج
- شیطان سے جنگ
- تلاوت قرآن آداب و فضائل
- مجاہدہ
- دعوت و تبلیغ
- نعمہائے نورانی (۱) (۲) (۳)
- خوف الہی
- سکون دل
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- زکوٰۃ
- مکتوبات غلام
- قربانی
- خدا کی پہچان
- امربا المعروف اور نہی عن المنکر
- مکاتیب عرفانی
- دیدہ و دل
- تابدار نقوش
- پہلا درس بخاری
- علم اور اہل علم
- آئینہ غلام
- ولایت
- افکار سا لک
- استعانت کے طریقے